INTERNATIONAL JOURNAL OF SOCIAL SCIENCES BULLETIN
ISSN: (E) 3007-1917 (P) 3007-1909
Volume 4, Issue 2, 2026

پاکستان میں نجی اوقاف کا علمی جائزہ

AN ANALYTICAL STUDY OF PRIVATE ENDOWMENTS (WAQF) IN PAKISTAN

Maryam Sarfaraz[*1], Dr Saifullah al-Azhari[2]

[*1]*MS Scholar, Department of Islamic Studies, University of Peshawar*
[2]*Lecturer, Department of Seerat Studies, University of Peshawar*

[*1]maryam.sarfaraz301093@gmail.com, [2]saifullahisl@uop.edu.pk

Corresponding Author: *
Maryam Sarfaraz
DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.18766123

Received	Accepted	Published
26 December 2025	06 February 2026	25 February 2026

ABSTRACT

In Pakistan, a deep-seated distrust of government transparency leads many to favor private philanthropy over taxation; consequently, millions are funneled into charities each year rather than the national treasury. This article explores the pivotal role of private Waqf (Islamic Endowments) as a cornerstone of Pakistan's social and economic framework. Etymologically rooted in the concept of "binding" or "holding" assets, Waqf is defined in Shariah as the permanent dedication of property for Divine pleasure, with its usufruct directed toward public welfare. While the Quran establishes the spiritual foundations of Waqf through the principles of Infaq and Sadaqah Jariyah, the Prophetic tradition provides the operational blueprint, exemplified by the endowments of Hazrat Umar and Hazrat Uthman (RA).

In the contemporary context of Pakistan, private endowments have emerged as a "silent revolution," filling critical gaps in state-provided services. This study examines the profound impact of Waqf across three primary sectors: Healthcare, through world-class institutions like Shaukat Khanum and SIUT; Education, ranging from the vast network of traditional Madaris to modern endowment-based universities like LUMS; and Economic Empowerment, pioneered by "Cash Waqf" models such as Akhuwat's interest-free microfinance.

Despite its transformative potential, the sector faces challenges including administrative transparency, legal complexities, and lack of digitalization. The article concludes that by adopting modern corporate governance and digital record-keeping, the institution of private Waqf can serve as the primary engine in Pakistan's transition toward a sustainable welfare state.

Keywords: *Private Waqf, Pakistan, Socio-Economic Development, Sadaqah Jariyah, Cash Waqf, Public Welfare.*

پاکستان میں نجی اوقاف کی اہمیت محض مذہبی نہیں بلکہ یہ ملک کے سماجی اور معاشی ڈھانچے کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نجی اوقاف سماجی و اقتصادی تبدیلی کا ایک خاموش انقلاب ہے۔ ذیل میں اس پر بحث کی جائے گی۔

وقف کا لفظی معنی "روکنا" یا "باندھا" ہے۔[1] شرعی اصلاح میں وقف سے مراد کسی بھی جائداد یا مال کو اللہ کی رضا کے لیے دائمی طور پر وقف کرنا ہے۔ جس کے منافع فوائد کو عوامی فلاح وبہبود کے لیے استعمال کا جاتا ہے۔[2]

اگرچہ قرآن پاک میں لفظ "وقف" صراحت کے ساتھ ان فقہی معنوں میں استعمال نہیں ہوا جو آج ہم زمین یا جائیداد کو مخصوص کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، لیکن قرآن کی متعدد آیات ان بنیادوں (انفاق، صدقہ جاریہ اور نیکی) کا ذکر کرتی ہیں جن پر وقف کے پورے نظام کی عمارت کھڑی ہے۔ علماء اور مفسرین درج ذیل آیات کو "وقف" کے تصور کی اصل قرار دیتے ہیں:

1. نیکی کا اعلیٰ معیار : وقف کا بنیادی مقصد اپنی سب سے پیاری چیز اللہ کی راہ میں دے دینا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ} [سورۃ آل عمران: 92]

’’تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔ ‘‘
اس آیت کے نزول کے بعد صحابہ کرام (مثلاً حضرت ابو طلحہ انصاریؓ) نے اپنے باغات اللہ کی راہ میں وقف کر دیے تھے۔[3]

2. انفاق فی سبیل اللہ کی مثال : وقف ایک ایسا صدقہ ہے جس کا فائدہ نسل در نسل چلتا رہتا ہے۔ قرآن اسے ایک بیج سے تشبیہ دیتا ہے: {مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ} [سورة البقرة: 261]
"ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی سی ہے جس نے سات بالیاں اگائیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اسے دوگنا کر دیتا ہے۔"

3. باقی رہنے والی نیکیاں : وقف کو "باقیات الصالحات" (باقی رہنے والی نیکیوں) کی ایک صورت سمجھا جاتا ہے:
{وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا} [سورة الكهف: 46]
"اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی بہترین ہیں۔"

4. قرضِ حسنہ : وقف کرنا اللہ کو "قرضِ حسنہ" دینے کے مترادف ہے، جس کا بدلہ اللہ کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے:
{مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ} [سورة الحديد: 11]
"کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے، پھر وہ (اللہ) اس کے لیے اسے بڑھا دے اور اس کے لیے عزت والا اجر ہے۔
ان آیات کے علاوہ بھی کئی آیات ہیں جو صدقہ خیرات اور مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی اہمیت کو واضح اور بیان کرتی ہیں۔

وقف سے متعلق احادیث

قرآنِ کریم کے بعد احادیثِ مبارکہ وہ بنیاد ہیں جن پر اسلامی تاریخ میں وقف کے باقاعدہ نظام کی عمارت کھڑی ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے عمل نے یہ ثابت کیا کہ وقف محض ایک نظریہ نہیں بلکہ معاشرتی بہتری کا ایک عملی ذریعہ ہے۔
ذیل میں وقف سے متعلق چند اہم ترین احادیث اور ان کے واقعات درج ہیں:

1.صدقہ جاریہ کا تصور: وقف کی سب سے جامع تعریف اس حدیث میں ملتی ہے جہاں اسے انسان کے مرنے کے بعد بھی جاری رہنے والا عمل قرار دیا گیا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ
"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے (اعمال کا) سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے: صدقہ جاریہ، یا ایسا علم جس سے نفع اٹھایا جائے، یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔" [4]
علماء کے نزدیک صدقہ جاریہ سے مراد "وقف" ہی ہے، کیونکہ اس کی اصل برقرار رہتی ہے اور فائدہ جاری رہتا ہے۔

2. حضرت عمر فاروقؓ کا وقف (خیبر کی زمین): یہ اسلام میں کسی جائیداد کو باقاعدہ وقف کرنے کی پہلی اور سب سے مستند مثال سمجھی جاتی ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک قیمتی زمین ملی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مشورہ کیا کہ میں اس کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا"
"اگر تم چاہو تو اس کی اصل کو روک لو (یعنی وقف کر دو) اور اس کا پھل (نفع) صدقہ کر دو۔"[5]
چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسے اس شرط پر وقف کر دیا کہ نہ یہ زمین بیچی جائے گی، نہ ہبہ (گفٹ) کی جائے گی اور نہ ہی وراثت میں تقسیم ہوگی۔ اس کا نفع فقراء، مسافروں اور جہاد کے لیے مخصوص کر دیا گیا۔

3. حضرت عثمان غنیؓ کا وقف (بئرِ رومہ) : مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کی قلت تھی اور "بئرِ رومہ" نامی کنواں ایک شخص کی ملکیت تھا جو پانی مہنگا بیچتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ"
"جو شخص بئرِ رومہ کو خرید کر (وقف) کرے گا، اس کے لیے جنت ہے۔"[6]
حضرت عثمانؓ نے وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا اور فرمایا کہ میرا ڈول بھی عام مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہوگا (یعنی وہ خود بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے تھے)۔[7]

4. مساجد کی زمین کا وقف: نبی کریم ﷺ نے خود بھی وقف کی بنیاد رکھی۔ جب مسجدِ نبوی کی تعمیر کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے بنو نجار سے ان کی زمین خریدنی چاہی، لیکن انہوں نے عرض کیا: "ہم اس کی قیمت اللہ ہی سے مانگتے ہیں۔"[8]
یعنی انہوں نے وہ زمین اللہ کی رضا کے لیے وقف کر دی، جس پر آج تک دنیا کی مقدس ترین مساجد میں سے ایک قائم ہے۔
وقف کے نبوی اصول : احادیث کی روشنی میں وقف کے تین بنیادی ستون سامنے آتے ہیں:
حبس الاصل: اصل جائیداد کو روک لینا (اسے بیچا یا تقسیم نہیں کیا جا سکتا)۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک وقف کی قبولیت ضروری ہے۔ وقف کی چیز کا دائمی ہونا ضروری ہے۔ [9]
تسبیل الثمرہ: اس کے نفع کو اللہ کی راہ میں جاری کر دینا۔ امام مالک کے نزدیک وقف کی چیز کا معین ہونا ضروری ہے وقف کا مقصد خیر وبھلائی ہونا چاہیئے۔[10]
دوام: یہ عمل عارضی نہیں بلکہ مستقل ہوتا ہے۔ امام احمد بن حنبل کے نزدیک وقف کی چیز کا دئمی فائدہ دینے ہونا ضروری ہے ۔ نیز وقف کا مطلب شرعی ہونا چاہیئے۔ امام شافعی کے نزدیک وقف کرنے والے کا مالک ہونا ضروری ہے۔ وقف چیز کا شر عی طورپر جائز ہونا ضروری ہے۔[11]
ان احادیث کے علاوہ اور بھی احادیث ہیں جن میں وقف کی اہمیت کو واضح کیاگیا ہے۔ اور ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ زمین وقف کرتے تھے۔ انکو بہت اہمیت دیتے تھے۔

پاکستان میں جہاں سرکاری وسائل کی کمی ایک بڑا چیلنج ہے، وہاں غیر سرکاری (نجی) اوقاف نے تعلیم، صحت اور غربت کے خاتمے میں وہ خلا پُر کیا ہے جو ریاست نہیں کر سکی۔

1. نجی اوقاف کی اقسام اور ڈھانچہ

پاکستان میں نجی اوقاف کو قانونی طور پر مختلف "ٹرسٹ ایکٹس" اور "سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ" کے تحت تحفظ حاصل ہے۔ ان کی بنیادی طور پر تین شکلیں ہیں:

تعلیمی اوقاف: وہ جائیدادیں یا فنڈز جو اسکولوں، کالجوں اور جامعات کے لیے وقف ہوں۔

رفاہی اوقاف (Public Charitable Waqf): جو عام عوام کے لیے ہسپتالوں، یتیم خانوں اور صاف پانی کے منصوبوں کے لیے ہوں۔

خاندانی اوقاف: جہاں جائیداد کا ایک حصہ خاندان کی فلاح اور باقی حصہ کارِ خیر کے لیے وقف ہو۔

2. سماج پر مثبت اثرات: ایک جائزہ

نجی اوقاف نے پاکستانی معاشرے کے مختلف طبقات کو براہِ راست متاثر کیا ہے:

(الف) صحت کے شعبے میں انقلاب: پاکستان کے صحت کے نظام کا ایک بڑا حصہ نجی اوقاف کے سہارے چل رہا ہے کیونکہ پاکستان میں صحت کا شعبہ سرکاری وسائل کی کمی اور آبادی کے دباؤ کی وجہ سے شدید دباؤ میں رہتا ہے۔ ایسی صورتحال میں نجی وقف (Endowments)اور کارِ خیر کے ادارے (NGOs/Trusts) ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ ادارے نہ صرف علاج معالجہ فراہم کر رہے ہیں بلکہ جدید طبی تحقیق اور ایمرجنسی سروسز میں بھی پیش پیش ہیں۔

پاکستان میں ان اداروں کی خدمات کا جائزہ درج ذیل اہم شعبوں میں لیا جا سکتا ہے:

۱ .مفت اور معیاری علاج کے بڑے مراکز

پاکستان میں کئی ایسے ادارے ہیں جو عالمی معیار کا علاج مکمل طور پر مفت یا انتہائی رعایتی نرخوں پر فراہم کرتے ہیں:

انڈس ہسپتال اینڈ ہیلتھ نیٹ ورک :(IHHN) یہ پاکستان کا پہلا "پیپر لیس" اور مکمل مفت ہسپتال ہے جو اب ملک بھر میں 13 ہسپتالوں اور درجنوں کلینکس کا نیٹ ورک چلا رہا ہے۔

شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال: کینسر جیسے مہنگے علاج کے لیے یہ ادارہ امید کی سب سے بڑی کرن ہے۔ یہاں 75 فیصد سے زائد مریضوں کا علاج زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے مفت کیا جاتا ہے۔

سندھ انسٹی ٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹ :(SIUT) ڈاکٹر ادیب رضوی کا قائم کردہ یہ ادارہ گردوں کے امراض اور ٹرانسپلانٹ کے لیے دنیا بھر میں اپنی مثال آپ ہے، جہاں انسانی وقار کے ساتھ مفت علاج فراہم کیا جاتا ہے۔

۲ .ایمبولینس اور ہنگامی خدمات

پاکستان میں دنیا کا سب سے بڑا نجی ایمبولینس نیٹ ورک کام کر رہا ہے:

ایدھی فاؤنڈیشن: عبد الستار ایدھی کا قائم کردہ یہ ادارہ نہ صرف ایمبولینس سروس بلکہ لاوارث مریضوں کی کفالت اور مردہ خانوں کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔

چھیپا ویلفیئر: حادثات اور ہنگامی صورتحال میں فوری طبی امداد اور ایمبولینس کی فراہمی میں اس ادارے کا کلیدی کردار ہے۔

امان فاؤنڈیشن: کراچی جیسے شہر میں لائف سیونگ ایمبولینس (Life-saving Ambulances) کے تصور کو عام کرنے میں اس کا بڑا ہاتھ ہے۔

۳ .مخصوص امراض اور معذوری کا شعبہ

لیٹن رحمت اللہ بینیولنٹ ٹرسٹ :(LRBT) یہ ادارہ بینائی کی بحالی اور آنکھوں کے امراض کے لیے ملک گیر نیٹ ورک رکھتا ہے۔ پاکستان میں ہونے والے آنکھوں کے آپریشنز کا ایک بڑا حصہ LRBT کے مراکز میں مفت ہوتا ہے۔

فاطمید فاؤنڈیشن اور الخدمت بلڈ بینک: تھیلیسیمیا اور ہیموفیلیا کے مریض بچوں کو خون کی فراہمی اور علاج میں یہ ادارے سرگرم ہیں۔

دی ہنر ہسپتال :(The Hunar) مصنوعی اعضاء کی فراہمی اور جسمانی معذوری کے شکار افراد کی بحالی کے لیے کام کر رہے ہیں۔

۴ .سماجی و فلاحی تنظیموں کا نیٹ ورک

الخدمت فاؤنڈیشن: یہ ادارہ دور دراز علاقوں میں ہسپتال، لیبارٹریز اور موبائل میڈیکل کیمپس کے ذریعے بنیادی صحت کی سہولیات پہنچا رہا ہے۔

جے ڈی سی :(JDC) حالیہ برسوں میں مفت ڈائلیسس سینٹرز اور لیبارٹری ٹیسٹس کی سہولت فراہم کر کے اس ادارے نے غریب طبقے کے لیے بڑی آسانی پیدا کی ہے۔

ان اداروں کی کامیابی کے پیچھے اہم عوامل

پاکستان میں ان اداروں کی فعالیت کی سب سے بڑی وجہ پاکستانیوں کا جذبہ خیر ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہے جہاں جی ڈی پی کا ایک بڑا حصہ خیرات (Philanthropy) میں دیا جاتا ہے۔

ب) تعلیم کی فراہمی اور شرح خواندگی میں اضافہ

پاکستان میں غیر سرکاری تعلیمی وقف کی صورتحال درج ذیل پہلوؤں سے سمجھی جا سکتی ہے:

1. مساجد اور دینی مدارس کا نیٹ ورک : پاکستان میں صرف 2 فیصد مساجد سرکاری (محکمہ اوقاف) کے زیر انتظام ہیں، جبکہ باقی 98 فیصد نجی سطح پر بنی ہیں۔ ۔ نیزپاکستان میں وقف کا سب سے بڑا اور فعال نیٹ ورک مدارس کا ہے جن میں لاکھوں طلبہ مفت تعلیم،کھانا اور رہائش حاصل کرتے ہیں۔ یہ سب عوامی عطیات اور زمینوں کے وقف سے ممکن ہوتا ہے۔

2.جدید تعلیمی ادارے اور اینڈوومنٹ فنڈز(Endowment Funds)

پاکستان کے چند بہترین تعلیمی ادارے "وقف" یا اس سے ملتے جلتے ماڈل پر چل رہے ہیں:

لمز :(LUMS) اس یونیورسٹی کا ایک بڑا حصہ "نیشنل آؤٹ ریچ پروگرام" کے تحت وقف فنڈز سے چلتا ہے، جس سے غریب لیکن ذہین طلبہ کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔
اخوت یونیورسٹی :ڈاکٹر امجد ثاقب کا یہ منصوبہ "مواخات" اور وقف کے تصور پر مبنی ہے، جہاں فیس کے بغیر اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔
نمل (NAMAL) یونیورسٹی :میانوالی میں قائم یہ ادارہ بھی بڑے پیمانے پر وقف اور عطیات کے ذریعے دیہی نوجوانوں کو عالمی معیار کی تعلیم دے رہا ہے۔
جدید ٹرسٹ: ہمدرد فاؤنڈیشن اور دی سٹیزن فاؤنڈیشن (TCF) جیسے اداروں نے دور افتادہ علاقوں میں تعلیم کے چراغ روشن کیے ہیں۔

ج) معاشی خود کفالت اور روزگار
اوقاف کی زمینوں پر زراعت اور تجارتی مراکز کے قیام سے ہزاروں خاندانوں کو روزگار ملتا ہے۔ وقف کی جائیدادیں جب فعال ہوتی ہیں تو وہ "ڈیڈ کیپیٹل" (Dead Capital) کے بجائے متحرک سرمایہ بن جاتی ہیں جو مقامی معیشت کو تقویت دیتی ہیں۔ پاکستان کے تناظر میں اس کی اہم تفصیلات درج ذیل ہیں:
بلاسود قرضے اور مائیکرو فنانس (اخوت ماڈل) پاکستان میں نجی وقف کا سب سے کامیاب معاشی ماڈل "کیش وقف " (Cash Waqf)ہے، جسے 'اخوت' جیسے اداروں نے اپنایا ہے۔ مخیر حضرات رقم وقف کرتے ہیں، جسے "ایمرجنسی یا بزنس فنڈ" کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وقف شدہ سرمائے سے اب تک لاکھوں خاندانوں کو چھوٹے کاروبار (دکان، رکشہ، سلائی مشین) کے لیے بلاسود قرضے دیے گئے ہیں۔ جب قرض واپس آتا ہے، تو وہی رقم کسی دوسرے ضرورت مند کو دے دی جاتی ہے، یوں یہ پیسہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور مسلسل روزگار پیدا کرتا رہتا ہے۔
وقف املاک پر تجارتی مراکز(Income Generation) کئی بڑے غیر سرکاری ٹرسٹ (مثلاً الخدمت، سیلانی، ایدھی) اپنی وقف شدہ زمینوں کو صرف لنگر تک محدود نہیں رکھتے بلکہ انہیں تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں، مساجد اور مدارس کے ساتھ وقف شدہ دکانوں کا کرایہ بیواؤں کی کفالت اور یتیموں کی تعلیم پر خرچ ہوتا ہے۔
وقف شدہ عمارتوں میں آئی ٹی لیبز اور دستکاری مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر، سیلانی ویلفیئر نے وقف شدہ ہالز میں ہزاروں نوجوانوں کو سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ سکھا کر انہیں ماہانہ لاکھوں روپے کمانے کے قابل بنا دیا ہے۔

چیلنجز اور رکاوٹیں: اتنے بڑے اثرات کے باوجود، نجی اوقاف کو کئی مشکلات کا سامنا ہے:
انتظامی بدعنوانی: بعض اوقات متولی (Managers) وقف شدہ جائیداد کو ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرنے لگتے ہیں۔
قانون سازی کی پیچیدگیاں: "اینٹی منی لانڈرنگ" اور "ایف اے ٹی ایف" کے قوانین کے بعد نجی اوقاف کی رجسٹریشن اور فنڈنگ کے عمل میں سختی آئی ہے، جس سے چھوٹے اوقاف متاثر ہوئے ہیں۔
جدید ٹیکنالوجی کا فقدان: زیادہ تر اوقاف کا ریکارڈ آج بھی پرانے رجسٹروں تک محدود ہے، جس سے شفافیت متاثر ہوتی ہے۔

اصلاحات اور مستقبل کا راستہ
اگر پاکستان میں نجی اوقاف کے نظام کو مزید موثر بنانا ہے تو درج ذیل اقدامات ضروری ہیں:
ڈیجیٹلائزیشن: وقف شدہ جائیدادوں کا تمام ریکارڈ آن لائن ہونا چاہیے تاکہ قبضے کا خطرہ ختم ہو۔
کارپوریٹ گورننس: اوقاف کو چلانے کے لیے پیشہ ور مینیجرز کی خدمات حاصل کی جانی چاہئیں نہ کہ اسے صرف موروثی بنیادوں پر چلایا جائے۔
کیش وقف (Cash Waqf): پاکستان میں نقدی وقف کے تصور کو عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ عام آدمی بھی چھوٹے پیمانے پر اس نظام کا حصہ بن سکے۔
نجی اوقاف پاکستان میں صرف ایک مذہبی روایت نہیں بلکہ سماجی انصاف کا ایک طاقتور آلہ ہیں۔ اگر حکومت ان کی حوصلہ افزائی کرے اور ان کے لیے قانونی آسانیاں پیدا کرے، تو یہ ادارے پاکستان کو ایک فلاحی ریاست بنانے میں سب سے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں موجود کچھ مشہور وقف ادارے اور انکے مقامات:
تعلیم: Education
۱۔ دارالعلوم کراچی ۲۔ جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی ۳۔ اقراء یونیورسٹی، کراچی ۴۔ الجامعتہ الا شرفیہ ، لاہور


الجامعتہ الا شرفیہ ، لاہور


جامعہ بنوریہ عالمیہ ، کراچی



دارالعلوم کراچی

INTERNATIONAL JOURNAL OF SOCIAL SCIENCES BULLETIN
ISSN: (E) 3007-1917 (P) 3007-1909
Volume 4, Issue 2, 2026

صحت: Health

۱۔ آغا خان یونیورسٹی ہسپتال، کراچی ۲۔ شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال اینڈ ریسرچ سینٹر، لاہور
۳۔ اندھے افرادکے لیے پاکستان فاؤنڈشن، لاہور ۴۔
The Kidney Centre، کراچی



The Kidney Centre، کراچی



شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال اینڈ ریسرچ سینٹر، لاہور



آغا خان یونیورسٹی ہسپتال، کراچی

فلاح بہبود: Welfare

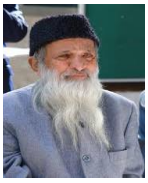
۱۔ ایدھی فاؤنڈیشن ، پاکستان ۲۔سند ھ انسٹیٹیوٹ آف ریہبلٹیشن میڈیسن، کراچی ۳۔ دار السکون، کراچی
۴۔ SOS چلڈرنز ویلجز پاکستان: یہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ جو یتیم اور بے سہارا بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔



دار السکون، کراچی



سند ھ انسٹیٹیوٹ آف ریہبلٹیشن میڈیسن، کراچی



ایدھی فاؤنڈیشن ، پاکستان

مزارات: Shrines پاکستان میں کئی صوفی بزرگوں کے مزارا ت ہیں جو وقف زمین پر بنے ہوئے ہیں ان میں سے کچھ مشہور مزارات درج ذیل ہیں ؛
۱۔ داتا گنج بخش کا مزار ، لاہور۲۔رحمان بابا کا مزار ، پشاور ۳۔ بابا فرید کا مزار پاکپتن شامل ہے۔



داتا گنج بخش کا مزار ، لاہور



رحمان بابا کا مزار ، پشاور



بابا فرید کا مزار پاکپتن

یہ فہرست صرف چند مثالیں ہیں۔ پاکستان میں بہت سے دوسرے وقف ادارے بھی کام کررہے ہیں۔ ان اداروں کو حکومت اور عوام دونوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنے کام کو بہتر طریقے سے انجام دے سکے۔
خلاصہ کلام یہ ہے کہ پاکستان کے سماجی و معاشی ڈھانچے میں نجی اوقاف کا کردار کلیدی ہے۔ نجی وقف شرعی بنیادوں (قرآن و سنت) اور تاریخی تسلسل (صحابہ کرامؓ کے عمل) کی وجہ سے مسلم معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان کے تناظر میں نجی اوقاف نے صحت، تعلیم اور معاشی خود کفالت اور معاشرتی میدانوں میں ایسے خلا پُر کیے ہیں جہاں ریاست کے وسائل محدود تھے مثلا شوکت خانم اور SIUT جیسے طبی ادارے، LUMSاور اخوت جیسی تعلیمی و معاشی مثالیں اس "خاموش انقلاب" کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ تاہم، انتظامی بدعنوانی، قانونی پیچیدگیوں اور جدید ٹیکنالوجی کے فقدان جیسے چیلنجز نجی اوقاف کی مکمل افادیت کی راہ میں حائل ہیں۔ اگر نجی اوقاف کو جدید کارپوریٹ گورننس، ڈیجیٹلائزیشن اور "کیش وقف" کے تصورات کے ساتھ مربوط کر دیا جائے، تو یہ نظام پاکستان کو ایک پائیدار فلاحی ریاست میں تبدیل کرنے کا سب سے موثر ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] لسان العرب، ابن منظور، مادہ (و ق ف) ج 9، ص 359، دار صادر، بیروت - لبنان
[2] بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، علامہ کاسانی، ج ، ص 218، دار الکتب العلمیہ، بیروت - لبنان
[3] صحیح بخاری، (کتاب الزکاۃ) حدیث نمبر 1461
[4] صحیح مسلم،(کتاب الوصیۃ) حدیث نمبر: 1631
[5] صحیح بخاری،(کتاب البیوع) حدیث نمبر: 2737
[6] صحیح بخاری، (کتاب الوصایا) حدیث نمبر: 2778
[7] نفس مصدر
[8] صحیح بخاری، (کتاب الوصایا) حدیث نمبر: 2771
[9] الہدایہ ، مرغینا نی، جلد 3، صفحہ 45، دار احیاء التراث العربي، بیروت - لبنان
[10] المدونہ، امام مالک، جلد 2 صفحہ نمبر 123، دار الکتب العلمیہ، بیروت - لبنان
[11] کتاب "الام" ازامام شافعی جلد 4 صفحہ نمبر ،67 "المغنی" ازابن قدامہ، جلد 5 صفحہ 89، دار عالم الکتب للطباعۃ والنشر والتوزیع، ریاض

IEER
Institute for Excellence in Education & Research